13261- غیر محرم رشتہ دار کے سامنے چہرہ ننگا رکھنا

سوال

دوشادی شدہ بھائی ایک ہی فلیٹ میں رہائش پذیر ہیں، توکیاان کی بیویاں ایک دوسرے کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرسکتی ہیں، یہ علم میں رہے کہ وہ دونوں بھائی صحیح ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اگر پوری فیملی اکٹھی رہتی ہو تو پھر
عورت کو غیر محرم مرد سے پردہ کرنا واجب ہے، لہذا بھابھی اپنے دیور سے پردہ کریگی،
اوراس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے بھائی کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرے،
کیونکہ خاوند کا بھائی تودیکھنے اورحرام ہونے کے اعتبار سے ایک بازاروالے مرد کی
طرح ہی ہے، اوراگر خاوند گھر سے باہر ہو تو دیور یعنی خاوند کے بھائی کے لیے جائز
نہیں کہ وہ بھابھی سے خلوت کرے اوراس کے ساتھ بیٹھے یہ ایک ایسی مشکل ہے جس سے
اکثر لوگ دوچار ہیں مثلا :

دو بھائی ایک ہی گھر میں رہتے ہیں،
اورایک شادی شدہ ہے تواس شادی شدہ شخص کے لیے جائز نہیں کہ جب وہ ملازمت یا تعلیم
کے لیے گھر سے باہر جائے تواپنی بیوی کواپنے بھائی کے پاس چھوڑے، کیونکہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی بھی مرد کسی عورت سے خلوت نہ
کرے"

اورایک دوسری حدیث میں فرمایا :

"تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب
کرو"

توصحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم : ذرا دیور (الحمو خاوند کے رشتہ دار مرد کو کہتے ہیں) کے متعل تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

" دیور تو موت ہے "

ہمیشہ اس حالت میں زنا کے جرم کے
وقوع کا سوال ہوتا ہے، کہ مرد گھر سے باہر چلا جاتا ہے، اور بھابھی اور دیور گھر
میں اکیلے ہوتے ہیں، ت وانہیں شیطان ورغلاتا ہے جس کی بنا پر وہ زنا کر بیٹھتے ہیں
(اللہ اس سے محفوظ رکھے) وہ اپنے بھائی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، جو کہ پڑوسی کی
بیوی سے زنا کے جرم سے بھی بڑا جرم ہے.

بلکہ یہ معاملہ تو اس سے بھی بڑی ذلت
والا ہے، بہر حال میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس سے میں اللہ کے ہاں اپنے آپ کو بری
کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ : کسی بھی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے
بھائی کے پاس گھر میں اکیلا چھوڑ کر جائے، چاہے ظروف اور معاملات کیسے بھی ہوں، حتی
کہ اگر بھائی سب لوگوں سے با اعتماد اور سچا اور نیک و صالح بھی کیوں نہ ہو، کیونکہ
شیطان تو انسان میں خون کی طرح سرایت کر جاتا ہے، اور جنسی شہوت کی کوئی حد نہیں،
خاص کر نوجوانی کی حالت میں.

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر دو بھائی ایک
ہی گھر میں ہوں اور ایک شادی شدہ ہو تو کیا کیا جائے ؟

کیا اسکا معنی یہ ہے کہ جب وہ گھر
سے باہر ملازمت پر جائے تو بیوی بھی اس کے ساتھ جائے ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ :

نہیں، گھر کو دو حصوں میں تقسیم کرنا
ممکن ہے، آدھا اکیلے بھائی کو دے دیا جائے، اور آدھا خود رکھ لے، جس میں دروازہ لگا
کر اسے جاتے وقت تالا لگا دے، اور چابی خاوند کے پاس ہو، اور عورت ایک مستقل حصہ
میں رہے، اور دیور علیحدہ مستقل حصہ میں.

لیکن ہو سکتا ہے بھائی اپنے بھائی سے
جھگڑا کرتے ہوئے کہے کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ : اسے یہ کہنا
چاہیے کہ میں نے ایسا آپ کی مصلحت کے لیے کیا ہے، کیونکہ شیطان ابن آدم میں خون کی
طرح سرایت کرجاتا ہے، ہوسکتا ہے شیطان آپ کوورغلائے اور آپ کے نفس پر زبردستی
کرے اور آپ کی شہوت آپ کی عقل پر غالب آجائے، تواس طرح آپ ایک ممنوعہ اور حرام
کام کاارتکاب کربیٹھیں، تومیں یہ چیز آپ کی حفاظت کے لیے کررہاہوں، اوراس میں
آپ ہی کی مصلحت ہے، اسی طرح میری بھی اسی میں مصلحت ہے، اوراگروہ اس وجہ سے ناراض
ہوتا ہے توناراض ہوتا پھرے، آپ کواس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے.

میں یہ مسئلہ آپ تک پہنچاکراپنے آپ
کواللہ کے سامنے آپ کی مسئولیت سے بری کرنا چاہتا ہوں، اور آپ کا حساب اللہ کے
ذمہ.

رہاچہرہ ننگاکرنے کامسئلہ توچہرہ
ننگاکرناحرام ہے، اورکسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ دیور یعنی خاوند کے
بھائی کے سامنے اپناچہرہ ننگارکھے، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی اورغیر محرم ہے،
وہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح کوئی اوربازاروالا آدمی ہو.